WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

www.Paksociety.com

میرا یہ وجود ہو کم سے کم
کہیں ریت پر کسی نقش سا
تو بنائے تو میں بنا کروں
تو مٹائے تو میں مٹا کروں

(گزشتہ قسط کا خلاصہ)

خان جنید کی بگڑتی حالت کے پیش نظر انہیں آئی سی یو میں رکھا گیا تھا چند دن کے علاج کے بعد ان کی حالت سنبھل جاتی ہے لیکن ڈاکٹر بائی پاس کرانے کا مشورہ دیتا ہے ایسے میں صبا بھی خان جنید سے اصرار کرتی ہے کہ وہ اپنا مکمل علاج کروائیں صبا کے اس پرخلوص رویے اور توجہ پر خان جنید شرمندگی سے دوچار ہو جاتے ہیں انہوں نے تو یہ شادی بھی محض بیٹی کی خاطر کی تھی اور صبا کو اولاد کا سکھ بھی دینے سے محروم رکھا تھا لیکن صبا نے اپنی تمام خدمات ان کے نام وقف کردی تھیں صبا کے اس محبت آمیز سلوک نے ان کے دل میں اپنے لیے مخصوص جگہ بنالی تھی جب ہی وہ بائی پاس کے لیے لندن جانے پر آمادہ ہو جاتے ہیں دوسری طرف صبا انجانے خدشوں میں گھری تھی آصف جاہ کی دلچسپی صبا کی ذات میں بڑھتی جارہی ہوتی ہے لیکن صبا اسے مسلسل نظر انداز کرتی رہتی ہے اور اسے اس گھر سے جانے کا کہتی ہے آصف جاہ بھی بغیر کسی ردعمل کے خاموش ہو جاتا ہے۔ صبا اپنے والد بلال احمد سے ملتی ہے لیکن ان کے رویے میں عجیب سرد مہری ہوتی ہے۔ بلال احمد کی جانب سے یہ دوری اسے مزید اضطراب میں مبتلا کردیتی ہے جب ہی وہ چپ چاپ لوٹ جاتی ہے۔ محسن، احسن اور نشا کی محبت کے متعلق جان کر عجیب خود ترسی اور محرومی کی کیفیت سے دوچار ہو جاتا ہے نشا کی محبت میں اسے اپنے لیے صرف ترس نظر آتا ہے جبکہ احسن کا اپنی محبت قربان کردینے کا فیصلہ بھی اس کے لیے شدید اذیت کا باعث بنتا ہے۔ دوسری طرف احسن ثانیہ سے شادی کے لیے رضامند ہو جاتا ہے اور یوں ثانیہ دلہن بن کر احسن کی زندگی میں شامل ہو جاتی ہے۔ محسن نشا کے سامنے ان دونوں کی محبت کا تذکرہ کرتے ثانیہ کے لیے افسوس کرتا ہے جبکہ نشا یہ سب جان کر دنگ رہ جاتی ہے اور اس کے سامنے تمام حقیقت کا اعتراف کرلیتی ہے ایسے میں محسن کی طبیعت بگڑ جاتی ہے احسن تمام حالات کو نظر انداز کر کے محسن کو اسپتال لے جاتا ہے اور نشا کے بار بار کہنے پر بھی گھر واپس نہیں جاتا دوسری طرف ثانیہ کو پہلی رات ہی اپنی ذات کی بے توجہی پسند نہیں آتی لیکن احسن کی محبت کے آگے وہ خاموشی اختیار کرلیتی ہے۔ خان جنید کو لندن ایئرپورٹ پر ہی شدید ہارٹ اٹیک ہو جاتا ہے اور اسپتال پہنچنے سے پہلے ہی وہ فوت ہو جاتے ہیں یہ اچانک صورت حال صبا کے لیے بہت پریشان کن ہوتی ہے دوسری طرف فریحہ اور جمشید بھی اپنے باپ کی موت کا ذمہ دار اسے ٹھہراتے ہیں ایسے میں آصف جاہ نہ صرف وہاں پہنچ کر اسے سہارا دیتا ہے بلکہ خان جنید کی میت کو بھی واپس لانے کا انتظام کرتا ہے خان جنید نے اپنی اولاد کے ناروا سلوک کی بدولت اپنا گھر صبا کے نام کردیا تھا ثریا بیٹی کے صدمے سے نڈھال ہو جاتی ہے راحیلہ خاتون بھی صبا سے ہمدردی کرتی ہیں اور اس کی دولت و امارت سے کافی حد تک مرعوب بھی نظر آتی ہیں۔ محسن طبیعت بہتر ہونے پر گھر آجاتا ہے اور اپنی ماں سے نشا کے ساتھ ہونے والی ناانصافی کے متعلق استفسار کرتا ہے جبکہ ساجدہ بیگم اولاد کی بھلائی میں اس بات کا الزام نشا پر عائد کرتی ہیں کہ ضرور اس نے یہ سب محسن کو بتایا ہے اپنوں کی اس خود غرضی پر محسن نہایت شرمندگی محسوس کرتے باہر نکل جاتا ہے یہاں کندن نامی لڑکی سے اس کی ملاقات ہوتی ہے جو اسے اپنے گھر لے آتی ہے دوسری طرف نشا اس کی غیر موجودگی پر نہایت پریشانی میں مبتلا ہو جاتی ہے۔

(اب آگے پڑھیں)

READING Section

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN RSPK.PAKSOCIETY.COM PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.Paksociety.com

کبھی یوں بھی ہوتا ہے کوئی اجنبی پل میں اجنبیت کی ساری دیواریں گرا کر یوں قریب آ جاتا ہے کہ دل نہ صرف اسے اپنا مان لیتا ہے بلکہ اس کا اعتبار بھی کر لیتا ہے اس کے سامنے بیٹھی کندن جسے جاننا تو دور کی بات پہلے کبھی اسے دیکھا بھی نہیں تھا جانے وہ اپنا بنانے کا ہنر جانتی تھی یا وہ خود رشتوں کی بے اعتباریوں کا بوجھ اٹھائے تھک گیا تھا کہ اپنی کتاب زندگی کا ایک ایک ورق اس کے سامنے کھول کر رکھ دیا آخر میں کہنے لگا۔

"کیا تھا میرے پاس کچھ بھی نہیں نہ مجھے کسی چیز کی آرزو تھی چاہنے اور چاہے جانے کا تو سوال ہی نہیں تھا اتنے روگ میری جان کو چمٹے ہوئے تھے ویران کھنڈر دل میں بھلا کوئی امنگ کیسے جاگ سکتی تھی میں نے تو کبھی خواب میں بھی نہیں سوچا تھا کہ میں کسی کی چاہت ہو سکتا ہوں پھر پتا نہیں کیوں میری ماں نے میرے ساتھ یہ مذاق کر ڈالا مجھے نشا کی چاہت بنا کر میرے دل کی کھنڈر زمین پر ایسے بیج بو دیے جن کی آبیاری میں پور پور نشا کی محبت میں ڈوب گیا۔ ایک ٹوٹے ہارے انسان کو محبت نے زندگی سے پیار کرنا سکھا دیا تب بھی مجھے خیال بھی نہیں آیا تھا کہ نشا مجھ سے پیار کیسے کر سکتی ہے۔ اپنی ماں کی بات پر ایمان لا کر میں نے کبھی نشا کے دل میں جھانکنے کی کوشش ہی نہیں کی۔ اس کے ارمانوں کا خون کب کیسے ہوا یہ مجھے تب پتا چلا جب وہ احسن بھائی کو اپنی محبت کا واسطہ دے کر تانیہ سے شادی پر مجبور کر رہی تھی اس وقت سچ مچ اس روئے زمین پر مجھ سا بدقسمت کوئی نہیں تھا۔ پھر بھی مجھے اپنی بدقسمتی نے نہیں رلایا میں نشا کے لیے رویا تھا وہ اتنی سادہ معصوم اور محبت کرنے والی لڑکی ہے کہ گرم ہوائیں بھی اسے چھونے سے ڈرتی ہوں گی پھر میرے گھر والوں نے اسے تپتے صحرا میں کیسے چھوڑ دیا مجھے اس سے بہت شرم آتی ہے میں چاہتا ہوں اس سے بہت دور چلا جاؤں لیکن اپنے دل کا کیا کروں جو دھڑکتا بھی اسی کے لیے ہے پھر بھی میں نے سوچ لیا ہے میں نشا کے لیے مزید آزمائش نہیں بنوں گا۔" وہ خاموش ہوا تب بھی کندن فوراً کچھ نہیں بولی۔ وہ سائیکاٹرسٹ تھی اور ابھی دو مہینے پہلے اس نے پریکٹس شروع کی تھی اسے شروع ہی سے لوگوں کے چہرے پڑھنے اور انہیں جاننے کا شوق تھا جب ہی اس نے اپنے لیے اس شعبے کو منتخب کیا تھا مشاہدہ اس کا جنون تھا اسی طرح ہر ایک کی داستان سننے یوں بیٹھ جاتی جیسے اور کوئی کام ہی نہ ہو، گھر میں کام کرنے والی ماسی، خانساماں، مالی حتیٰ کہ چوکیدار تک کے تمام حالات زندگی سے واقف تھی اور یہ نہیں تھا کہ اسے صرف سننے کا شوق تھا اس کے اندر سیکھنے کی جستجو تھی دوسروں کے تجربات، واقعات اور غلطیوں سے وہ بہت کچھ سیکھ رہی تھی اس کی مما اس کے جنون سے عاجز تھیں جبکہ ڈیڈی نوٹس نہیں کرتے تھے۔ بہرحال محسن کو وہ یونہی نہیں اپنی گاڑی میں بٹھا کر گھر لے آئی تھی اسے دیکھتے ہی اس نے سمجھ لیا تھا کہ وہ شکست خوردہ ہے اور وہ اسے اس احساس سے نکالنے کی سعی کر سکتی ہے محسن کی داستان کوئی اتنی عجیب نہیں تھی پھر بھی اسے الجھا گئی تھی جب ہی اس کے خاموش ہونے پر بھی وہ فوراً کچھ نہیں بولی اپنے آپ سوچنے لگی جبکہ نظریں اس کے چہرے پر جمی تھیں جنہیں محسوس کر کے ہی محسن نے اسے دیکھا اور پریشان ہو گیا۔

"سوری...... میں نے تمہیں بھی پریشان کر دیا تم ہو کون؟"

"میں کون ہوں۔" وہ چونکی پھر گہری سانس کھینچ کر ہلکے پھلکے انداز میں بولی۔

"تمہیں نہیں پتا کمال ہے ویسے مجھے بھی ابھی پتا چلا ہے کہ میں تمہاری دوست ہوں۔"

"میری دوست۔" محسن کے ہونٹوں پر زخمی مسکراہٹ مچلی۔

"ہاں تم اس سے انکار نہیں کر سکتے کیونکہ دوستوں ہی کے ساتھ دکھ سکھ شیئر کیے جاتے ہیں...... ہے نا؟" آخر میں اس نے تصدیق بھی چاہی تو وہ خاموش ہی رہا۔

"دیکھو محسن میں مانتی ہوں کہ تمہارے ساتھ اور نشا کے ساتھ بھی زیادتی ہوئی تھی۔" قدرے رک کر وہ سمجھانے کے انداز میں گویا ہوئی۔

"وہ بھی میں اس لیے کہہ رہی ہوں کہ اب جب زندگی ایک ڈگر پر چل نکلی ہے تو تمہیں ایڈجسٹ کرنا چاہیے تم یہ خیال دل سے نکال دو کہ نشا اب بھی تمہارے بھائی کو سوچتی ہوگی میں ٹھیک کہہ رہی ہوں، لڑکیاں ایسی ہی ہوتی ہیں۔ جسے تن سونپتی ہیں من میں بھی اسے ہی بسا لیتی ہیں وہ تمہاری بیوی ہے تم سے محبت کرتی ہے تمہیں اس کا خیال کرنا چاہیے۔" وہ کچھ نہیں بولا چپ چاپ اسے دیکھتا رہا۔

"چلو نشا کو فون کرو، وہ تمہارے لیے پریشان ہو رہی ہوگی۔" اس نے کہا تو محسن اپنی جیبوں پر ہاتھ مار کر بولا۔

"سیل فون تو شاید گھر پر ہی رہ گیا۔"

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
READING Section

''چلو پھر میں تمہیں گھر چھوڑ آؤں۔''

''نہیں میں چلا جاؤں گا۔'' وہ کہتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔

''میں تمہیں گیٹ تک سی آف تو کرسکتی ہوں۔'' وہ اس کے ساتھ باہر تک آئی تو پوچھنے لگی۔

''سنو اپنا کانٹیکٹ نمبر دو گے؟'' محسن اسے اپنا سیل نمبر بتا کر فوراً آگے بڑھ گیا۔ کندن اسے دور تک جاتے ہوئے دیکھتی رہی پھر اندر آتے ہوئے اس کا سیل نمبر محفوظ کررہی تھی۔

⁂⁂⁂

محسن کا انتظار کرتے رات کے جانے کس پہر اس کی آنکھ لگ گئی تھی صوفے کے بازو پر سر رکھے وہ نیند میں بھی اسے ہی سوچ رہی تھی پھر ابھی سورج نے اپنی کرنوں کا جال نہیں پھیلایا تھا کہ وہ اچانک ہڑبڑا کر اٹھی۔

''موتی......!'' ہونٹوں کی بے آواز جنبش کے ساتھ اس نے پہلے بیڈ پھر چاروں اور نظریں دوڑائیں تو ہر شے جیسے اسی کی طرح محو انتظار تھی اس کا دل ڈوبنے لگا بمشکل خود کو سنبھالتی وہ کمرے سے نکل آئی تو لاؤنج میں ساجدہ بیگم غالباً کچن کی طرف جارہی تھی۔

''تائی امی!'' وہ انہیں دیکھتے ہی یکلخت بکھری۔ ''تائی امی محسن کہاں ہیں؟ وہ رات سے گھر نہیں آئے۔''

''کیا......؟'' مامتا کے سینے میں ایسی ہوک اٹھی کہ ساجدہ بیگم دل تھام کر وہیں ڈھے گئیں۔

''تائی امی۔'' اس اچانک افتاد پر نشا کی آنکھیں پتھرا گئیں۔ چند لمحے پتھرائی آنکھوں سے انہیں دیکھتی رہی پھر اس کے حلق سے دلدوز چیخ بلند ہوئی تھی۔

''تائی امی......'' اگلے پل جلال احمد ننگے پاؤں کمرے سے بھاگے آئے اور ادھر سے احسن سیڑھیاں پھلانگتے آرہے تھے۔

''کیا ہوا؟'' ایک ساتھ دو آوازیں تھیں۔

''تائی امی۔'' اس بار اس کے حلق سے گھٹی گھٹی آواز نکلی تھی اور اس سے پہلے کہ وہ زمین بوس ہوتی اس نے ساجدہ بیگم کے قریب گھٹنے ٹیک دیے۔

''امی۔'' احسن فوراً ساجدہ بیگم کو چیک کرنے لگے اور پھر اپنی ساری تدبیروں میں ناکام ہوکر انہوں نے نشا کو دیکھا اس کا چہرہ لٹھے کی مانند سفید پڑ گیا تھا۔

''بیٹا اسپتال لے چلتے ہیں ایمبولینس کال کروں۔'' جلال احمد نے کہا تو بہت ضبط کے باعث ان کی آواز بھرا گئی۔

''نہیں ابو، امی چلی گئیں ہمیں چھوڑ کر۔''

''نہیں......'' نشا کے ساکت وجود میں یکلخت بجلی سی دوڑی تھی۔ ''نہیں تائی امی نہیں آپ مجھے چھوڑ کر نہیں جاسکتیں۔''

''نشا......'' جلال احمد نے اسے بازو سے پکڑ کر کھینچا تو وہ ان کے بازوؤں میں جھول گئی۔

جب اسے ہوش آیا اس کا ذہن بالکل ماؤف تھا در و دیوار سے ٹپکتی وحشت محسوس ہوئی نہ نوحے سنائی دے رہے تھے کوئی اپنا اس کے پاس نہیں تھا جسے دیکھ کر شاید اس کا ذہن بیدار ہوتا۔ اسے تو یہ بھی یاد نہیں تھا کہ رات محسن کا انتظار کرتے ہوئے وہ کس کرب سے گزری تھی کتنی دیر بعد تانیہ گلوکوز کا گلاس لیے اس کے پاس آئی اور اسے بے حس و حرکت دیکھ کر ایک لحظہ کو اس کا دل کسی اتھاہ میں ڈوبا تھا۔

''نشا۔'' گلاس سائیڈ کارنر پر رکھ کر وہ اس کے پاس بیٹھ گئی اور اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر بولی۔

''اٹھو نشا گلوکوز پی لو، اٹھو شاباش۔'' نشا نے جیسے سنا ہی نہیں۔

''نشا پلیز ہمت رکھو، میں اکیلی کچھ نہیں کرپارہی، پھر سب تمہارا پوچھ رہے ہیں۔ اٹھوناں۔'' تانیہ نے عاجز ہوکر اسے جھنجوڑا تو وہ ہچکی لے کر چونکی پھر خالی خالی نظروں سے تانیہ کو دیکھنے لگی۔

''امی چلی گئیں تم نے ان کا آخری دیدار بھی نہیں کیا۔'' اسے شدید دھچکا لگا۔ ساجدہ بیگم نے صرف اسے جنم نہیں دیا تھا۔ باقی اس کی پرورش میں کوتاہی نہیں کی تھی وہ ماں نہیں ماں جیسی تھیں۔

''تائی امی چلی گئیں۔'' وہ تانیہ کے گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی۔

⁂⁂⁂

صبا جلے پیر کی بلی کی طرح سارے گھر میں چکراتی پھر رہی تھی صبح ہی احسن نے فون پر اسے ساجدہ بیگم کے انتقال کی خبر دی تھی ابھی اس کا اپنا دکھ تازہ تھا کہ یہ نیا دکھ اس کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کیا کرے عدت میں ہونے کے باعث وہ نشا کے پاس جا بھی نہیں سکتی تھی۔ بار بار اسے فون کررہی تھی نشا کے سیل پر بیل جاتی تھی لیکن کال ریسیو نہیں کررہی تھی اسے اتنا اندازہ تو تھا کہ جس گھر میں کہرام برپا ہو وہاں سیل فون کی ٹون شاید ہی سنی جائے لیکن یہ نہیں جانتی تھی کہ نشا کو اپنا ہوش نہیں تھا پھر بہت تھک کر وہ ثریا کے پاس آکر بیٹھی تو مزید پریشان ہوگئی۔ ثریا

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.Paksociety.com

گھٹ گھٹ کر رو رہی تھی۔

"امی میں بھی رونا چاہتی ہوں۔" وہ کہتے ہوئے ثریا کی گود میں سر رکھ کر رو پڑی ثریا نے اسے چپ نہیں کرایا دھیرے دھیرے اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرنے کے ساتھ اپنے آنسو بھی پونچھتی جارہی تھی تب ہی راحیلہ خاتون نگار کے ساتھ آگئیں اور ماں بیٹی کو روتے دیکھ کر یہی سمجھی کہ خان جنید کا غم منایا جارہا ہے جب ہی اسی حساب سے ثریا کو سرزنش کرتے ہوئے بولنا شروع ہوگئیں۔

"ہائے ثریا پاگل تو نہیں ہوگئی تم بجائے بچی کو حوصلہ دینے کے خود بھی اس کے ساتھ مل گئیں۔" پھر صبا کو پچکارنے لگیں۔

"بس کرو بیٹا کب تک روؤں گی رونے سے جانے والا واپس تو نہیں آجائے گا۔ بلکہ اس کی روح کو تکلیف ہی ہوگی۔"

"بھابی وہ ساجدہ بھابی......" ثریا نے آنسو پونچھتے ہوئے اس قدر کہا تھا کہ راحیلہ خاتون فوراً پوچھنے لگیں۔

"کون ساجدہ بھابی؟"

"وہ صبا کی تائی امی ان کا انتقال ہوگیا ہے۔" ثریا نے بتایا تو راحیلہ خاتون اوہ کر کے رہ گئیں پھر گہری سانس کھینچ کر نگار سے مخاطب ہوئیں۔

"نگار جاؤ بہن اور پھپو کے لیے پانی لے آؤ۔"

"جی چلو صبا پہلے منہ ہاتھ دھولو اور پھپو پلیز آپ تو ایسے نہ کریں۔" نگار نے ایک ساتھ دونوں کو مخاطب کر کے صبا کو اٹھایا تو وہ اپنے کمرے میں آگئی۔ منہ ہاتھ دھو کر پھر پہلے اس نے نشا کا نمبر دو تین بار ٹرائی کیا آخر مایوس ہو کر کمرے سے نکل آئی راحیلہ خاتون غالباً ثریا کو لاؤنج سے لے آئی تھیں۔ ٹیبل پر اورنج جوس کا جگ اور گلاس رکھا تھا دل نہ چاہتے ہوئے بھی اس نے گلاس اٹھایا اور گھونٹ گھونٹ حلق سے اتارتے ہوئے اس کی نظریں گلاس وال سے باہر لان میں بھٹکتی ہوئی ایک منظر پر ٹھہر گئیں۔ کوئی اور وقت ہوتا تو وہ چونکتی ضرور لیکن اس وقت اس کا ذہن کہیں اور تھا جب ہی دیکھتے ہوئے بھی جیسے نہیں دیکھ رہی تھی کہ نگار کس طرح آصف جاہ کے ساتھ اٹھلا اٹھلا کر باتیں کر رہی تھی پھر آصف جاہ کے جانے کے بعد ہی نگار اس کے پاس آئی اور دھم سے اس کے برابر بیٹھی تب وہ چونک کر دیکھنے لگی۔

"ہاؤ ہینڈسم۔" نگار آصف جاہ کے سحر میں تھی وہ نا سمجھی کے عالم میں اسے دیکھے گئی۔

"کون تھا وہ ہینڈسم؟" اب نگار نے اسے دیکھ کر پوچھا۔

"ہینڈسم۔" وہ اب بھی نہیں سمجھی۔

"ہاں کون ہے؟"

"کس کی بات کر رہی ہو؟" وہ قدرے الجھی۔

"ارے وہی جو ابھی لان میں کھڑا تھا آصف جاہ۔" نگار نے نام لیا تب اسے ہلکا سا جھٹکا لگا۔

"آصف جاہ آیا تھا کیوں میرا مطلب ہے کیا کہہ رہا تھا؟" وہ فوراً سنبھلی۔

"تمہاری خیریت پوچھ رہا تھا اور یہ کہ اس نے کچھ پیپرز بنٹی کو دیے ہیں وہ تم سائن کر دینا۔" اس نے نگار کی پوری بات سن کر یونہی سر ہلا دیا۔

"یہ کون، جنید بھائی کا کوئی رشتہ دار ہے۔" نگار کی سوئی وہیں اٹکی ہوئی تھی۔

"ہوں۔" اس نے قصداً اختصار سے کام لیا۔

"کہاں رہتا ہے؟" نگار بے چین تھی آصف جاہ کے بارے میں سب جان لینا چاہتی تھی۔

"پتا نہیں خان جنید تھے تو یہیں رہتا تھا ہمارے ساتھ اب پتا نہیں۔" اس نے آخر میں کندھے اچکائے۔

"تم نے پوچھا نہیں۔"

"نہیں۔" وہ اکتا کر اٹھنے لگی تھی کہ نگار نے سمجھ کر اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور بادل ناخواستہ اس موضوع سے ہٹ کر کہنے لگی۔

"وہ صبا تم سے ایک بات کہنی تھی۔" وہ کچھ نہیں بولی البتہ سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگی۔

"وہ جاذب تم سے ملنا چاہتا ہے۔" نگار نے کوشش سے نارمل انداز اختیار کیا پھر بھی وہ الرٹ ہوگئی۔

"کس سلسلے میں؟" اس کے اندر جیسے خان جنید کی روح سما گئی تھی خالص بزنس مین والا لہجہ تھا۔

"ظاہر ہے تم اتنے بڑے سانحے سے دوچار ہوئی ہو اور جاذی تم سے ڈھنگ سے تعزیت بھی نہیں کر سکا سچ میں وہ بہت ڈسٹرب ہے شادی سے زیادہ تمہاری بیوگی اسے بہت رلاتی ہے ہر وقت تمہاری فکر......"

"اسے میری فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔" وہ نگار کی بات پوری ہونے سے پہلے بے اختیار بولی۔

"کیسے ضرورت نہیں......تم اور کچھ نہ سہی اس کی کزن تو ہو اور یہ رشتہ تو ٹوٹنے والا نہیں۔" نگار نے زور دے کر کہا تو

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

اس نے ہونٹ بھینچ لیے کیونکہ اس کے اندر ابال اٹھنے لگا تھا اور یہ موقع نہیں تھا کہ وہ کچھ الٹا سیدھا بولے جب ہی وہاں سے اٹھ گئی تھی۔

❀......❀......❀

موبائل کی ٹون سے اس کی آنکھ کھلی تھی۔ فوری طور پر سمجھ نہیں پائی کہ یہ کیسی آواز ہے پھر آواز کی سمت گردن موڑی تو سیل فون کی جلتی بجھتی اسکرین کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں بھی جھماکے ہونے لگے تھے۔

"مونی۔"

"تائی امی۔" بند ہونٹوں کی بے آواز جنبش اور اگلے پل جھٹکے سے اٹھ کر اس نے سیل فون اٹھالیا۔

"ہیلو۔" اس کے حلق سے بمشکل آواز نکلی تھی۔

"محسن سے بات کرادیں پلیز۔ میں صبح سے اسے کال کررہی ہوں لیکن وہ ریسیو ہی نہیں کررہا اتنا بے مروت لگ تو نہیں رہا تھا۔" ادھر سے کندن اپنی جون میں بولے چلی گئی۔ نشا نے پہلے سیل فون چیک کیا محسن کے سیل پر کال تھی پھر اچنبھے میں گھری پوچھنے لگی۔

"آ......آپ......کون......؟"

"میں کندن بات کررہی ہوں اور تم یقیناً نشا ہوگی ہے نا۔" وہ باتونی لڑکی ادھر کی صورت حال سے بے خبر مزے سے پوچھ رہی تھی۔

"جی میں نشا۔" وہ الجھن آمیز حیرت سے دوچار ہوئی۔

"دیکھو میرا گیس بھی غلط نہیں ہوتا۔ آپ پلیز محسن سے بات کرادو۔ میں ذرا اس کی خبر لے لو۔" کندن نے کہا تو اس نے کمرے میں چاروں اور دیکھا پھر اسے ایک منٹ کہہ کر بھاگتے ہوئے احسن کے کمرے میں آئی۔

"احسن بھائی یہ......محسن۔" پھولی سانسوں کے ساتھ وہ اسی قدر کہہ پائی تھی احسن نے اس کے ہاتھ سے موبائل جھپٹ لیا۔

"ہاں مونی، کہاں ہو یار۔" احسن کی آواز میں بے تابی کے ساتھ جھنجلاہٹ بھی نمایاں تھی۔

"سوری میں مونی نہیں کندن ہوں آپ کون ہیں ایک منٹ میں گیس کرتی ہوں۔" پتا نہیں وہ کب سنجیدہ ہوتی تھی۔

"شٹ اپ۔" احسن چلائے۔ "تم جو بھی ہو مونی کو کیسے جانتی ہو۔"

"یہ بات آپ آرام سے بھی پوچھ سکتے ہیں۔" کندن غالباً ان کے چلانے سے خائف ہوئی۔

"سوری۔" وہ یک دم ڈھے گئے۔

"اٹس او کے۔" کندن بڑی جلدی مان گئی۔

"ہاں اب پوچھیں کیا پوچھ رہے تھے۔"

"تم محسن کو کیسے جانتی ہو؟" احسن نے اپنا سوال دہرایا تو وہ گہری سانس کھینچ کر بولی۔

"یا اللہ آپ تو ایسے انکوائری کررہے ہیں جیسے محسن لڑکی اور میں لڑکا ہوں۔" احسن نے ہونٹ بھینچ کر پہلے نشا پھر تانیہ کو دیکھا تو اس نے ان کے ہاتھ سے موبائل لے لیا اور انہیں خاموش رہنے کا اشارہ کرکے کندن سے مخاطب ہوئی۔

"دیکھو میں محسن کی بھابی تانیہ بات کررہی ہوں میں یہ نہیں پوچھوں گی کہ تم محسن کو کیسے جانتی ہو بلکہ یہ بتاؤں گی کہ محسن کے جانے سے اس گھر پر کیسی قیامت ٹوٹی ہے۔"

"کیا مطلب؟" کندن ٹھٹکی۔

"مطلب محسن کل رات گھر سے نکلا تھا اور ابھی تک واپس نہیں آیا صبح جب اس کی امی کو پتا چلا کہ وہ رات گھر میں نہیں تھا تو ان کا ہارٹ فیل ہوگیا۔ اس کے بعد باقی گھر والوں کی کنڈیشن تم سمجھ سکتی ہو۔" تانیہ بہت ٹھہرے لہجے میں بول رہی تھی۔

"مائی گاڈ، ایم ویری سوری۔" کندن کو واقعی دھچکا لگا۔

"اب اگر تم محسن کے بارے میں جانتی ہو تو پلیز بتاؤ وہ کہاں ہے۔" تانیہ کے لہجے میں آپ ہی آپ منت سمٹ آئی تھی احسن نے آہستگی سے ہاتھ بڑھا کر سیل فون کا مائیک آن کردیا پھر نشا کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ بٹھالیا وہ بری طرح کانپ رہی تھی۔

"مجھے نہیں پتا میرا مطلب ہے۔" کندن ایک دم سنجیدہ ہوئی اور غالباً ادھر کی صورت حال کا اندازہ کرکے سنبھل کر بولنے لگی۔

"کل رات سے پہلے محسن کو جاننا تو دور کی بات میں نے اسے دیکھا بھی نہیں تھا کل رات وہ سڑک کے بیچوں بیچ کھڑا تھا خود سے بیگانہ، بہت ڈسٹرب لگ رہا تھا مجھے لگا جیسے وہ خودکشی کرنا چاہتا ہے۔ میں نے اسے وہاں سے ہٹنے کو کہا لیکن اس نے سنا ہی نہیں تب ہی اسے اپنی گاڑی میں گھر لے گئی۔ جائے پلائی زندگی کی اہمیت کا احساس دلایا اس کے بعد اسے گھر رخصت کیا تھا مجھے نہیں معلوم وہ گھر کیوں نہیں پہنچا آپ اس کے دوستوں سے پتا کریں شاید وہاں......" کندن خاموش

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

ہوئی' تانیہ نے احسن اور نشا کو دیکھا۔ نشا سختی سے اپنے ہونٹوں پر ہاتھ جمائے ہچکیوں کا گلا گھونٹ رہی تھی۔

"ٹھیک ہے اگر محسن تمہیں ملے یا تم سے رابطہ کرے تو پلیز......!" تانیہ نے کہا تو کنزن فوراً بولی۔

"آپ بھی پلیز مجھے ضرور بتایئے گا۔"

"اوکے۔" تانیہ نے کال بند کی تو نشا جو ہچکیوں کا گلا گھونٹ رہی تھی ہاتھوں میں چہرہ چھپا کر آواز سے رونے لگی۔

"نشا یہ کیا حماقت ہے۔" احسن کی ڈانٹ کا الٹا اثر ہوا اور وہ شدت سے رونے لگی۔

❁......❁......❁

محسن کو گئے ایک ہفتہ ہوگیا تھا احسن نے اس کی تلاش میں سارا شہر چھان مارا تھا حتیٰ کہ اسپتالوں کے مردہ خانے تک دیکھ ڈالے تھے بس ایک اشتہار دینا باقی رہ گیا تھا۔ وہ جب گھر میں داخل ہوتے نشا بھاگ کر ان کے پاس آتی...... جلال احمد الگ آس بھری نظروں سے دیکھتے اور وہ مایوسی سے سر جھکائے اپنے کمرے میں چلے جاتے' گھر عجیب قبرستان لگنے لگا تھا۔ کسی کونے میں جائے پناہ نہیں تھی۔ ساجدہ بیگم کا جانا رضائے الٰہی سے مشروط تھا۔ جب ہی صبر آنا فطری بات تھی لیکن اس پر کیسے صبر کیا جاتا۔ نشا کسی بھٹکی روح کی مکمل تصویر بن گئی تھی۔ سارا دن چکراتی پھرتی کھڑکیوں دروازوں سے جھانکتی کہیں سے وہ آتا ہوا دکھائی دے یا کسی پل چپکے سے آکر اس کی آنکھوں پر ہاتھ رکھ دے۔

"میں آ گیا نشا تمہاری محبت کھینچ لائی۔"

"ہاں......" وہ اپنے آپ چونکتی پھر اپنے آپ بولنے لگی۔

"تم کہتے تھے مونی محبت میں بڑی طاقت ہے مردوں کو زندہ کردیتی ہے پھر میری محبت تمہیں کھینچ کیوں نہیں لاتی آجاؤ نا، بس اب آجاؤ، کتنا آزماؤ گے۔" اس وقت وہ برآمدے کی سیڑھیوں پر بیٹھی سرگوشیوں میں باتیں کررہی تھی کہ احسن آکر اس سے قدرے فاصلے پر بیٹھتے ہوئے بولے۔

"بس کرو نشا۔"

"ہاں......" وہ چونک کر انہیں دیکھنے لگی۔

"مت اس کا غم مناؤ' جس نے ہمارا خیال نہیں کیا ہم کیوں اس کے لیے مرے جارہے ہیں۔ سمجھ لو امی کی طرح وہ بھی دنیا سے رخصت ہوگیا۔" یہ بات کہتے ہوئے احسن کا اپنا دل رویا تھا اور نشا وہ نہ صرف پوری قوت سے چیخی یک دم اٹھ کر باقاعدہ ان پر جھپٹ پڑی تھی۔

"نہیں...... مونی نہیں مر سکتا۔ اس کے لیے ایسا سوچتے ہوئے آپ خود کیوں نہ مر گئے مونی نہیں مرے گا۔" وہ ان کا گریبان پکڑ کر جھنجوڑتے ہوئے آپے میں نہیں رہی تھی۔

"نشا...... نشا......!" احسن اسے قابو کررہے تھے تب ہی چیخ وپکار سن کر تانیہ بھاگی چلی آئی اور اس سے پہلے کہ کچھ پوچھتی احسن نے زوردار طمانچہ نشا کے منہ پر دے مارا جس سے اس کا سارا زوم وہیں تھم گیا اور وہ ان کے سینے میں منہ چھپا کر بلکنے لگی تانیہ اپنی جگہ سن کھڑی رہ گئی۔

"ہاں نشا، مونی سے پہلے میں مر جاؤں گا۔" احسن کی آواز کا بوجھل پن دل چیرنے والا تھا۔

"اللہ نہ کرے۔" تانیہ نے دل میں کہا پھر آگے بڑھ کر نشا کی کلائی تھام کر بولی۔

"نشا آؤ اندر چلو۔"

"ہاں اسے کمرے میں لے جاؤ۔" احسن نے نشا کو خود سے الگ کیا تو وہ تانیہ سے کلائی چھڑا کر بھاگتے ہوئے اپنے کمرے میں آگئی اور دروازہ اندر سے بند کرلیا۔ وہ بری طرح رو رہی تھی۔ یہ نہیں تھا کہ جو بات احسن نے کہی تھی وہ خود اس نے نہیں سوچی تھی ہاں باقاعدہ نہیں سوچی تھی خیال آتا تھا تو وہ بری طرح سر جھٹکتی تھی یہ اسے اب اندازہ ہورہا تھا کہ محسن اس کے لیے کتنا اہم ہے اور اس کی محبت نے یوں دل میں آگ لگائی تھی کہ وہ رانجھا رانجھا کردی میں آپے ہی رانجھا ہوگئی کہ تفسیر بن گئی تھی۔ وہ نیند میں بھی مونی مونی پکارتی تھی۔ اس وقت روتے روتے اس کی آنکھیں بند ہوئے جارہی تھیں کہ موبائل کی بزر سے اس کے دماغ پر جیسے کاری ضرب پڑی تھی جھٹکے سے اٹھ کر موبائل کان سے لگایا۔

"مونی۔"

"صبا بات کررہی ہوں کیسی ہو۔" صبا نے بتا کر پوچھا تو وہ ٹوٹ گئی۔

"ارے تم رو رہی ہو۔" صبا پریشان ہوئی اور اپنے حساب سے اسے تسلی دینے لگی۔

"صبر کرو نشا۔ رونے سے مرنے والوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے۔ تائی امی نے یقیناً تمہیں ماں کی کمی محسوس نہیں ہونے دی، تم ان کے لیے دعا کرو۔"

"ہاں۔" وہ خود کو سنبھالنے کی کوشش کرنے لگی کیونکہ اس

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

نے صبا کو محسن کا نہیں بتایا تھا کہ وہ کہیں چلا گیا ہے۔

"میں اور امی تمہارے لیے بہت فکرمند رہتی ہیں میری عدت ختم ہونے والی ہے پھر میں تمہارے پاس آؤں گی لیکن تم تو آسکتی ہو، ایسا کرو کچھ دنوں کے لیے میرے پاس آجاؤ۔" صبا نے کہا تو وہ پریشان ہوئی۔

"میں...... میں کیسے آسکتی ہوں مونی، میرا مطلب ہے تائی امی بھی نہیں ہیں۔"

"تو پلیز خود کو سنبھالو، اس طرح روتی رہو گی تو کیسے ہوگا۔"

"مم...... میں ٹھیک ہوں صبا امی کیسی ہیں۔" اس نے اپنی طرف سے دھیان ہٹانا چاہا لیکن پھر وہی بات۔

"امی تمہاری طرف سے پریشان رہتی ہیں۔"

"نہیں ان سے کہو پریشان نہ ہوں میں ٹھیک ہوں۔"

"یہ تسلی امی کو دے سکتی ہو لیکن میں خود کیا کروں۔" صبا نے کہا تو وہ جزبز ہو کر بولی۔

"تم بھی پریشان مت ہو میں آؤں گی تمہارے پاس۔"

"اچھی بات ہے اپنا خیال رکھنا۔"

"اللہ حافظ۔" وہ سیل فون رکھ کر پلٹی تو پھر محسن کا خیال آگیا تھا۔

❀......❀......❀

مریم ریان کی محبت میں اتنی دور نکل گئی تھی کہ اب واپسی کا تصور بھی محال تھا اور ریان بھی کوئی فلرٹ لڑکا نہیں تھا اس نے پوری ایمان داری سے مریم کی طرف پیش رفت کی تھی اور اس کا ہاتھ تھاما تھا اور اب وہ اسے اپنانا چاہتا تھا۔ لیکن ادھر مریم اپنی خاندانی پریشانیوں میں الجھی ہوئی تھی ساجدہ بیگم کا انتقال پھر محسن کا لاپتا ہونا جس کی وجہ سے سب لوگ لپیٹ میں آئے ہوئے تھے ایسے میں وہ کیسے گھر میں ریان کا ذکر کرسکتی تھی اور یہی وہ اسے سمجھا رہی تھی۔

"ریان تھوڑا وقت گزرنے دو سب نارمل ہو جائیں پھر میں بات کرسکوں گی۔"

"وہ تو ٹھیک ہے یار لیکن میں اب تمہارے بغیر نہیں رہ سکتا۔ میرا دل چاہتا ہے میں گھر آؤں تو کوئی میرا منتظر ہو اکیلے رہتے رہتے میں تھک گیا ہوں۔" وہ اپنی جگہ مجبور تھا۔

"پھر میں کیا کروں، مونی بھائی بھی پتا نہیں کہاں چلے گئے ان کا معاملہ نہ ہوتا تو میں نشا کے ذریعے پاپا تک بات پہنچا دیتی۔" مریم جیسے اپنے آپ سے بول رہی تھی۔

"مونی۔" ریان اسے دیکھنے لگا۔ "یہ مونی کون ہے اور کہاں چلا گیا ہے۔"

"مونی بھائی میرے کزن ہیں اور بغیر بتائے پتا نہیں کہاں چلے گئے ہیں سب لوگ ان کی وجہ سے پریشان ہیں ان کی امی تو بے چاری ان کے جانے کا سن کر انتقال کر گئیں۔" اس نے بتایا تو ریان افسوس سے بولا۔

"او وری سیڈ۔" پھر پوچھنے لگا۔ "لڑ جھگڑ کر گئے ہیں کیا۔"

"نہیں وہ بے چارے کہاں کسی سے لڑ سکتے ہیں۔" اس کے لہجے میں محسن کے لیے عجیب سا دکھ تھا پھر ایک دم خیال آنے پر کہنے لگی۔ "ہاں میں صبا آپی سے بات کرسکتی ہوں۔"

"یہ صبا آپی؟"

"میری بڑی بہن ہیں ان کے ساتھ بھی ٹریجڈی ہوگئی ہے۔" اس نے بتایا تو ریان نے دونوں ہاتھ اپنے منہ پر رکھ لیے۔

"کیا ہوا؟" وہ سمجھی نہیں۔

"بس کردو، کہیں میرے ساتھ نہ ٹریجڈی ہو جائے۔"

"تم بہت برے ہو۔" اس نے منہ پھلالیا۔

"اب جیسا بھی ہوں یہ بتاؤ صبا آپی سے کب بات کرو گی بلکہ ایسا کرو مجھے ان سے ملوادو۔" ریان نے کہا تو وہ پرسوچ انداز میں اسے دیکھنے لگی۔

"کچھ غلط نہیں کہا میں نے۔" ریان کے پوچھنے پر وہ چونک کر بولی۔

"نہیں، میں پہلے صبا آپی سے بات کرلوں پھر اگر وہ کہیں گی تو تمہیں ملوادوں گی ٹھیک......!"

"ٹھیک، اب یہ بھی بتادو کب بات کرو گی ان سے۔" وہ جلد باز نہیں تھا لیکن اب اس معاملے کو طول بھی نہیں دینا چاہتا تھا۔

"ابھی پہلے میں ان ہی کے پاس جاؤں گی۔" وہ کہہ کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

"پھر مجھ سے کب ملو گی۔"

"ریان میرا خیال ہے ہم روز ملتے ہیں۔" وہ اب خاصی پر اعتماد ہوگئی تھی اور اس میں یقیناً ریان کا کمال تھا۔

"اچھا۔" وہ انجان بنا۔

"اوکے بائے۔" وہ اسے ہاتھ ہلاتے ہوئے اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گئی۔

گو کہ صبا کے ساتھ اس کی زیادہ بات چیت نہیں تھی خان

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM

جنید کے انتقال پر ہی وہ اس کے ہاں گئی تھی اور اس کے بعد ایک بار لبنیٰ کے ساتھ تو بس رسمی باتیں ہی ہوئی تھیں۔ اس لیے تمام راستہ وہ خود کو صبا سے بات کرنے کے لیے تیار کرتی رہی تھی۔ بہر حال اس کی توقع سے بڑھ کر صبا نے اس کی آمد پر خوشی کا اظہار کیا تھا۔ اسے گلے لگا کر پیار کیا پھر ثریا سے اس کا تعارف کرایا۔

"امی یہ ہماری چھوٹی بہن ہے مریم۔"

"ماشاء اللہ۔" ثریا نے اسے گلے لگایا پھر اپنے پاس بٹھا لیا۔

"میں بہت دنوں سے آپ کے پاس آنا چاہ رہی تھی۔" اس نے صبا کو دیکھ کر کہا۔

"تو آجایا کرو نا کسی نے منع کیا ہے کیا؟"

"نہیں منع تو نہیں کیا بس میں سوچتی تھی پتا نہیں آپ کو میرا آنا اچھا لگے گا کہ نہیں۔"

"تم روز آؤ مجھے اچھا لگے گا۔" صبا کے اپنائیت بھرے انداز نے اس کا حوصلہ بڑھایا۔

"ابھی تو مجھے آپ سے ایک ضروری بات کرنی ہے۔" مریم نے کہتے ہوئے انکھیوں سے ثریا کو دیکھا تو صبا سمجھ کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

"آؤ ادھر ڈائننگ روم میں چلتے ہیں، ساتھ ساتھ میں تمہاری خاطر تواضع بھی کرلوں گی۔"

"جی۔" مریم نے تکلفاً بھی منع نہیں کیا اور اٹھ کر صبا کے ساتھ ڈائننگ روم میں آئی تو صبا نے کیک اور فریش جوس اس کے سامنے رکھا پھر چیئر کھینچ کر بیٹھتے ہوئے پوچھنے لگی۔

"ابو کیسے ہیں؟"

"جی ٹھیک ہیں۔"

"تائی امی کا بہت افسوس ہوا اچانک چلی گئیں یا بیمار وغیرہ تھیں؟" صبا فارملیٹی نہیں نبھا رہی تھی اسے واقعی ساجدہ بیگم کا دکھ تھا۔

"نہیں بیمار تو نہیں تھیں، مجھے لگتا ہے مونی بھائی کی وجہ سے اچانک......" مریم نے بتایا تو صبا ایک دم اسے دیکھنے لگی۔

"مونی...... مونی کی وجہ سے...... مطلب؟"

"آپ کو نہیں پتا؟" مریم کی ازلی سادگی عود کر آئی تھی۔

"نہیں کیا ہوا؟" صبا کھٹکنے کے ساتھ ساتھ اندر سے خائف بھی ہو گئی تھی۔ اسے نشا کا بے تحاشا رونا یاد آنے لگا۔

"بتاؤ مریم کیا ہوا؟" اس نے مریم کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا جوشش و پنج میں تھی۔

"نشاء نے آپ کو نہیں بتایا صبا آپی!"

"نہیں تم بتاؤ۔" اس نے مریم کے ہاتھ پر دباؤ ڈالا تب وہ رک کر بولی۔

"وہ مونی بھائی کہیں چلے گئے ہیں، کسی کو بھی نہیں بتایا۔ پتا نہیں کہاں چلے گئے، سب ان کے لیے بہت پریشان ہیں اور نشاء......"

"ہاں نشاء......"

"نشاء کا رو رو کر برا حال ہے، تایا ابو الگ بستر سے لگ گئے ہیں۔"

"یا اللہ......" اس کی سمجھ میں نہیں آیا یہ سب کیا ہو رہا ہے اور نشاء نے اتنی بڑی بات اسے کیوں نہیں بتائی۔

"میں نے آپ کو پریشان کردیا صبا آپی!" مریم گلٹی فیل کرنے لگی۔ اس نے چونک کر مریم کو دیکھا اور مسکرانے کی کوشش میں ناکام ہو کر بولی۔

"پریشانی کی بات تو ہے لیکن یہ مت سوچو کہ تم نے مجھے پریشان کیا۔ تم نہ بتاتیں کوئی اور بتا دیتا۔" مریم نے سر جھکا لیا تب اچانک خیال آنے پر صبا پوچھنے لگی۔

"تمہیں یہی ضروری بات کرنی تھی یا کوئی اور بات؟"

"جی یہی بات تھی۔" مریم کو لگا اس وقت ریان کا ذکر کرنا مناسب نہیں ہوگا۔

❀ ❀ ❀

صبا نشاء کی پریشانی اور دکھ دل پر محسوس کررہی تھی۔ ساتھ ہی اسے نشاء پر غصہ بھی آرہا تھا کہ اس نے محسن کے جانے کا اسے کیوں نہیں بتایا اگر امی کا خیال تھا تو منع کرسکتی تھی کہ امی تک بات نہ پہنچے اسے بتانے میں قباحت تھی۔ ابھی بھی اس نے ثریا کو نہیں بتایا تھا اپنے آپ پریشان ہو رہی تھی اور اپنے آپ قیاس کرتی رہتی کہ محسن کے جانے کی کیا وجہ ہوگی اور وہ کہاں گیا ہوگا۔ دن میں کتنی بار سیل فون اٹھاتی کہ نشاء کو کال کرکے پوچھے لیکن پھر سیل فون پٹخ دیتی کہ جب اس نے نہیں بتایا تو وہ کیوں پوچھے بہر حال ذہنی طور پر وہ بہ اپ سیٹ ہو گئی تھی۔ بس نہیں چل رہا تھا عدت کے بقیہ جو دو چار دن رہ گئے تھے انہیں سمیٹ لے۔

ادھر ثریا بھی دن گن رہی تھی کہ صبا کی عدت ختم ہو تو وہ اپنے گھر جائے گو کہ یہاں ایسا کوئی معاملہ نہیں تھا کہ صبا کے سسرال والے اس کے یہاں رہنے پر باتیں بناتے ہوا تب جگے ایک

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

WWW.Paksociety.com

صرف بنتی تھا وہ بھی ثریا سے اتنا مانوس ہو گیا تھا اور چاہتا تھا کہ وہ یہیں رہے لیکن ثریا کا دل نہیں مانتا تھا اور اس کی کئی وجوہ تھیں۔ ایک تو وہ بیٹی کے گھر میں نہیں رہنا چاہتی تھی دوسرے اسے راحیلہ خاتون کا ہر دوسرے تیسرے روز یہاں آنا کھلتا تھا کیونکہ وہ کوئی ایسی بات ضرور کر جاتی تھیں جس سے ثریا ہرٹ اور صبا کا دکھ تازہ ہو جاتا تھا اور سب سے بڑی وجہ نشاء تھی جو یہاں اس طرح نہیں آسکتی تھی جیسے لڑکیاں ماں کے گھر جاتی ہیں۔ یہاں وہ چند گھنٹوں کے لیے ہی آتی جس سے ثریا کا دل نہیں بھرتا تھا اور ادھر ساجدہ بیگم کے انتقال کے بعد تو وہ آئی ہی نہیں تھی اور گوکہ ثریا نہیں جانتی تھی کہ ساجدہ بیگم کے انتقال کے علاوہ اور کیا کچھ نشاء پر بیت رہی تھی لیکن ماں تھیں بیٹھے بیٹھے گھبرا جاتیں دل میں ہوک سی اٹھتی تو ایک دم نشاء کی طرف دھیان جاتا۔ اسے فون کرتیں تو ادھر وہ مختصر بات کر کے کوئی بہانا کر دیتی۔

تایا ابو بلا رہے ہیں یا کوئی اور کام...... اور یہاں بھی ثریا تشنہ رہ جاتی۔ اس وقت بھی ایسا ہی ہوا تھا نشاء نے ان کی خیریت پوچھ کر کہہ دیا کہ وہ پھر کال کرے گی۔ ثریا سیل فون کو دیکھے جا رہی تھیں جس کی اسکرین آف ہو چکی تھی۔

''کیا ہوا امی؟'' صبا کھانے کا کہنے آئی تھی اسے گم صم دیکھ کر ٹھٹکی۔ ''کس کا فون تھا؟''

''ہیں......؟'' ثریا چونک کر اسے دیکھنے لگی۔

''کس کا فون تھا؟'' صبا نے پھر پوچھا۔

''کسی کا نہیں۔ میں نے نشاء کو کیا تھا۔'' ثریا نے بتایا تو صبا ان کے ہاتھ سے سیل فون لیتے ہوئے بولی۔

''اچھا...... ٹھیک ہے نشاء؟''

''نہیں؟'' ثریا کے منہ سے بے اختیار نکلا اور ایسے ہی صبا چونکی۔

''کیا ہوا ہے اسے؟''

''پتا نہیں بیٹا! یہی تو سمجھ نہیں آرہی' کچھ ہوا ضرور ہے۔ نشاء چھپاتی ہے بات ہی نہیں کرتی اور دیکھو کتنے دن ہو گئے ادھر آئی بھی نہیں' پتا نہیں کیا بات ہے۔'' ثریا کا حد درجہ متوحش چہرہ دیکھ کر صبا اسے تسلی دینے لگی۔

''کوئی بات نہیں ہے امی! اصل میں تائی امی کے بعد تایا ابو کو اب اسے ہی دیکھنا ہوتا ہے۔''

''تم سے بات کرتی ہے؟''

''جی، بہت مختصر' کہہ رہی تھی۔ تایا ابو کی طبیعت ٹھیک ہو جائے پھر آئے گی اور وہ آئے نہ آئے۔ دو چار دن میں میری عدت ختم ہو جائے گی پھر میں خود جاؤں گی اس کے پاس۔'' صبا کوشش سے نارمل انداز میں بول رہی تھی۔

''صرف جانا نہیں اسے لے بھی آنا۔'' ثریا نے فوراً کہا۔

''جی بالکل لے آؤں گی۔ کان سے پکڑ کر لاؤں گی' اب چلیں کھانا کھالیں۔'' صبا نے ان کا ہاتھ پکڑ کر اٹھانا چاہا تو ثریا اس کے ہاتھ پر گرفت مضبوط کر کے کہنے لگی۔

''سنو' مجھے لگتا ہے نشاء کے سسرال والے اس کا یہاں آنا پسند نہیں کرتے۔ میں اسے اپنے ساتھ لے جاؤں گی' کچھ دن میرے پاس رہے گی۔''

''تو آپ نے جانے کا فیصلہ کرلیا؟''

''ہاں بس بہت رہ لیا تمہارے ساتھ' اب میں اپنی نشاء کے ساتھ رہوں گی۔'' ثریا کا دل اس وقت نشاء میں اٹکا تھا۔

''جواب نہیں آپ کا' چلیں کھانا ٹھنڈا ہو رہا ہے۔'' صبا نے ہنستے ہوئے انہیں اٹھایا۔

❀......❀......❀

حبا اعوان

اسلام علیکم! 3 جنوری 2002 کو اس دنیا میں اپنے گھر کو رونق بخشی۔ میرا اور آنچل کا ساتھ دو سال کا ہے جی ہاں چھٹی جماعت سے آنچل پڑھنا شروع کیا اور آنچل نے میری زندگی تبدیل کردی میں نے آنچل سے بہت کچھ سیکھا ہے ہم پانچ بہن بھائی ہیں میرا ایک ہی کیوٹ سا برادر ہے جو ہم سب بہنوں سے بڑا ہے مجھ سے چھوٹی ایک اور بہن ہے جو ہر وقت ہم سب گھر والوں کے چہرے پر مسکان بکھیرے رکھتی ہے۔ میرا اسٹار جدی ہے میری بیسٹ فرینڈ کا نام عظمیٰ ہے۔ خامی یہ ہے کہ میں کسی کی نہیں سنتی جو سوچتی ہوں وہی کرتی ہوں اور اکثر اوقات ایموشنل ہو کے کچھ بھی فیصلے کر دیتی ہوں اور خوبیاں وہ تو آپ بتائیں جناب! مجھے رنگوں میں بلیک اور گرے کلر پسند ہے ببل اور چاکلیٹ بہت کھاتی ہوں کچے چاول بھی پسند ہیں پسندیدہ شخصیت حضرت محمد ﷺ اس کے بعد عاشق اعوان صاحب اور عبدالستار ایدھی ہیں رائٹرز میں نازیہ کنول نازی' سمیرا شریف طور اور نمرہ احمد کے ناولز بہت پسند ہیں۔ مجھے شاعری پسند ہے وصی شاہ اور علامہ اقبال پسندیدہ شاعر ہیں آپ سب کو میرا تعارف کیسا لگا ضرور بتایئے گا۔

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

اس گھر کی اب کوئی روٹین نہیں تھی' احسن ہسپتال جانے سے پہلے جتنا کر سکتے تھے کرتے یعنی جلال احمد کو ناشتا کراتے دوا دیتے اس کے بعد جب خود تانیہ کے ساتھ ناشتا کرنے لگتے تو زبردستی نشاء کو بھی کھینچ لے آتے' نشاء ہر نوالے پر نہ نہ کرتی لیکن وہ اسے کھانے پر مجبور کرتے۔ ساتھ ساتھ اسے بہلاتے بھی جاتے کہ محسن جہاں ہوگا ٹھیک ہوگا اور دیکھنا کچھ دنوں میں خود ہی آ جائے گا۔

ایسے میں تانیہ کہیں پس منظر میں چلی جاتی تھی اور گو کہ تانیہ تنگ نظر نہیں تھی۔ حالات سمجھ رہی تھی پھر نشاء کی پوزیشن بھی اس پر واضح تھی لیکن مستقل قدم قدم پر اپنا نظر انداز ہونا اسے کھلنے لگا تھا۔ ہر وہ لمحہ جو اس کی زندگی کا یادگار لمحہ ہو سکتا تھا اس پر نشاء قابض تھی۔ اولین شب سے لے کر اب تک...... ہسپتال سے واپسی پر گو کہ تانیہ احسن کے ساتھ ہوتی تھی پھر بھی اسے ناگوار گزرتا کہ احسن اسے کمرے میں جانے کا کہہ کر خود پہلے نشاء کی خبر لیتے۔

وہ جانتے تھے نشاء نے کچھ کھایا پیا نہیں ہوگا اور ایسا ہی ہوتا۔ خانساماں جلال احمد کو تو کھلا دیتا تھا لیکن نشاء کے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتا تھا اور وہ احسن کرتے۔ تانیہ نے پہلے طریقے سے احسن کو باز رکھنے کی کوشش کی کہ اس طرح تو نشاء کبھی نہیں سنبھلے گی۔ بہتر ہے اسے کچھ دنوں کے لیے اس کے حال پر چھوڑ دیں۔ آخر کب تک نہیں کھائے گی' بھوک ستائے گی تو خود ہی کھائے پیے گی۔

اس کی بات ٹھیک تھی لیکن احسن چاہ کر بھی ایسا نہیں کر سکے تب تانیہ کا ضبط جواب دے گیا۔ اس نے پھر احسن سے تو کچھ نہیں کہا' اس روز سر درد کا بہانہ کر کے ہسپتال جانا گول کر دیا اور جب احسن چلے گئے تب نشاء کے پاس آ بیٹھی اور کچھ دیر اس کی مصروفیت دیکھتی رہی۔ نشاء کبھی دراز کھولتی کبھی الماری' کبھی سیل فون چیک کرنے لگتی۔ بحیثیت ڈاکٹر تانیہ محسوس کر رہی تھی کہ اس کی ذہنی حالت ٹھیک نہیں ہے پھر بھی اس وقت وہ کٹھور بن گئی تھی۔

''نشاء یہاں بیٹھو' مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے۔'' نشاء نے خالی خالی نظروں سے اسے دیکھا پھر کسی روبوٹ کی طرح چلتی اس کے سامنے آ بیٹھی۔

''تمہیں یاد ہے نشاء! میں نے تم سے راز داری کی شرط پر ایک بات کہی تھی۔'' تانیہ نے کہا تو نشاء کی آنکھوں میں سوچ اتر آئی تھی۔

''میں یاد دلاتی ہوں۔'' تانیہ غالباً کسوٹی کھیلنے کے موڈ میں نہیں تھی جب ہی کہنے لگی۔ ''بہت پرانی بات ہے میں نے کہا تھا میں احسن کو پسند کرتی ہوں اور اس سے شادی کرنا چاہتی ہوں اور اس بات پر تم اسے راضی کرو' یاد آیا۔''

''ہم...... جی!'' نشاء نے اثبات میں سر ہلایا۔

''گڈ۔''

''لیکن تانیہ بھابی! احسن بھائی تو خود آپ سے......'' نشاء پھر صفائی دینے لگی تھی کہ تانیہ بول پڑی۔

''ہاں وہ الگ بات ہے کہ میں سمجھ نہ سکی' خیر ابھی مجھے ایک اور بات کہنی ہے۔''

''جی۔'' نشاء نے کوشش سے اپنا پورا دھیان اس کی طرف منتقل کیا۔

''اس میں بھی راز داری شرط ہے۔'' تانیہ نے کہا تو وہ چونک کر بولی۔

''آپ بے فکر رہیں۔'' تانیہ کچھ دیر اسے جانچتی نظروں سے دیکھتی رہی پھر کہنے لگی۔

''ایسا ہے نشاء کہ تمہاری وجہ سے میری لائف ڈسٹرب ہو رہی ہے گو کہ تم جان بوجھ کر کچھ نہیں کر رہیں لیکن انجانے میں جو بھی ہو رہا ہے وہ میں مزید برداشت نہیں کر سکتی۔'' تانیہ کے پہلے جملے سے ہی نشاء سناٹے میں آ گئی تھی اس کے بعد سن تو رہی تھی لیکن بولنے سے قاصر تھی۔

''اس لیے میں تم سے یہی کہوں گی نشاء کہ تم یہاں سے چلی جاؤ' یوں بھی محسن کے بعد تمہارا یہاں رہنے کا کوئی جواز نہیں بنتا۔ میری بات سمجھ رہی ہو ناں۔'' تانیہ نے اس کی ویران آنکھوں میں دیکھ کر تصدیق چاہی اور اس کے حواس ساتھ دیتے تو وہ تصدیق یا تردید کرتی' آنکھیں تک پتھرا گئی تھیں تب تانیہ جیسے اپنی صفائی پیش کرنے لگی۔

''میں خوابوں میں رہنے والی لڑکی نہیں ہوں نشاء! پھر بھی کچھ خواب ہر انسان کے ساتھ جڑے ہوتے ہیں۔ اب دیکھو ناں اپنی شادی کی اولین شب جس لمحے کا میں نے برسوں انتظار کیا کہ احسن میری انگلی میں انگوٹھی ڈالتے اپنی محبت کا اظہار کریں گے عین اسی لمحے تم نے دروازے پر زوردار دستک کے ساتھ چیخ کر احسن کو پکار لیا تھا۔ اس کے بعد تم خود سوچو جب بھی کوئی ایسا موقع آیا احسن مجھے چھوڑ کر تمہاری طرف بھاگے چلے گئے۔'' قدرے رک کر پھر گویا ہوئی۔

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY READING Section

''میں تمہیں قصوروار نہیں ٹھہرا رہی نشاء بلکہ قصوروار تو کوئی بھی نہیں ہے شاید میری قسمت میں کوئی خوب صورت لمحہ رقم ہی نہیں کیا گیا لیکن میں قسمت پر شاکی ہونے والوں میں سے نہیں ہوں۔ اس لیے میں نے سوچا ہے کہ اگر تم درمیان سے ہٹ جاؤ تو......'' تانیہ خاموش ہوگئی پھر گم صم بیٹھی نشاء کے ہاتھ تھپک کر کمرے سے نکل گئی۔

❀......❀......❀

تانیہ کے جانے کے بعد بھی نشاء کتنی دیر تک یونہی گم صم اور بے حس و حرکت بیٹھی رہی تھی۔ اس کے بعد بھی اس کے وجود میں کوئی حرکت نہیں ہوئی البتہ ذہن میں تانیہ کی باتیں نئے سرے سے گونجنے لگی تھیں۔

''تمہاری وجہ سے میری زندگی ڈسٹرب ہورہی ہے...... تم یہاں سے چلی جاؤ...... محسن کے بعد تمہارا یہاں رہنے کا کوئی جواز نہیں بنتا...... محسن کے بعد...... محسن کے بعد......'' اس کے ذہن میں تکرار شروع ہوگئی تو وہ جیسے خواب میں چلتی ہوئی جلال احمد کے کمرے میں آئی اور ذہن میں جو آخری بات چل رہی تھی زبان پر آگئی۔

''محسن کے بعد میرا یہاں رہنے کا کوئی جواز نہیں بنتا۔''

''نشاء!'' جلال احمد لیٹے سے اٹھ بیٹھے۔ ''یہ کیا کہہ رہی ہو بیٹا!''

''تایا ابو!'' وہ ایک دم بھاگ کر ان کے سینے میں چھپنے لگی۔ سارے بند یکلخت ٹوٹ گئے تھے یہاں وہاں ہر طرف سیلاب ہی سیلاب تھا۔

''میرے بچے! محسن آجائے گا۔'' جلال احمد کی اپنی آواز بھرائی ہوئی تھی۔ ''اور یہ تم نے کیسے سوچ لیا کہ محسن کے یا میرے بعد تمہارا یہاں رہنے کا جواز نہیں بنتا۔ تم محسن کے ساتھ یہاں نہیں آئی تھیں بیٹا! تم تو شروع سے یہیں ہو اور کوئی رہے نہ رہے تمہیں یہیں رہنا ہے۔''

''نہیں تایا ابو!'' وہ اس طرح ٹوٹ کر کبھی نہیں روئی تھی۔

''کیسے نہیں، تم بہو بعد میں پہلے اس گھر کی بیٹی ہو۔''

''تو بیٹیاں! کب سدا ماں باپ کے گھر رہتی ہیں، مجھے بھی رخصت کریں تایا ابو میں امی کے پاس جاؤں گی۔'' اس نے کہا تو جلال احمد اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لے کر پوچھنے لگے۔

''کیا تم محسن کی طرف سے مایوس ہوگئی ہو؟''

''نہیں۔'' وہ تڑپ اٹھی۔ ''نہیں تایا ابو! میں جس دن مایوس ہوئی وہ میری زندگی کا آخری دن ہوگا۔''

جلال احمد کو اپنے آنسوؤں پر اختیار نہیں رہا تو اس کا سر اپنے سینے پر رکھ لیا۔ بے آواز آنسو موتیوں کی صورت اس کے بالوں پر گر رہے تھے۔

''مجھے جانے دیں تایا ابو! محسن آجائیں پھر میں بھی آجاؤں گی۔'' وہ روتے ہوئے کہہ رہی تھی۔ جلال احمد آہستہ آہستہ اس کا سر تھپکنے لگے تب ہی ملازمہ آکر بولی۔

''بڑے صاحب! نشاء بی بی کی بہن آئی ہیں۔ میں نے انہیں نشاء بی بی کے کمرے میں بٹھادیا ہے۔''

''صبا......'' نشاء کے ہونٹوں نے بے آواز جنبش کی پھر وہ جھٹکے سے اٹھی۔

''صبا ہوگی تایا ابو!'' جلال احمد اثبات میں سر ہلایا گویا اسے جانے کا اشارہ بھی تھا۔ وہ ہتھیلیوں سے آنکھیں رگڑتے ہوئے تیز قدموں سے اپنے کمرے میں آئی اور صبا سے لپٹ کر وہ پھر رونے لگی۔

''ارے اگر اتنی ہی میرے لیے اداس تھیں تو آ نہیں سکتی تھیں۔'' صبا نے کوشش سے ہلکا پھلکا انداز اختیار کیا کیونکہ وہ اس کی کیفیت اچھی طرح سمجھ رہی تھی۔

''صبا! میں مرجاؤں گی۔'' وہ روتے ہوئے بے اختیار ہوئی۔

''مریں تمہارے دشمن۔'' صبا نے کہہ کر اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لے لیا پھر نرمی سے پوچھنے لگی۔ ''کیا ہوا ہے باقی سب لوگ کہاں ہیں؟''

''تایا ابو! اپنے کمرے میں ہیں اور......'' وہ خاموش ہوگئی تو صبا نے قصداً ٹوکا نہیں۔

''چلو پہلے مجھے تایا ابو کے پاس لے چلو۔ تائی امی کے افسوس کے ساتھ میں ان کی عیادت بھی کرلوں۔''

''ہاں چلو۔'' وہ خود اپنی حالت بہتر کرنا چاہتی تھی جب ہی فوراً صبا کو جلال احمد کے کمرے میں لے آئی۔

''تایا ابو! صبا آئی ہے۔''

''السلام علیکم! تایا ابو!'' سلام کے ساتھ بڑھ کر ان کے سینے سے لگ گئی تو وہ الٹے پیروں واپس اپنے کمرے میں آگئی اور پہلے شاور لیا پھر کچن میں آکر چائے کے ساتھ دیگر لوازمات رکھنے میں اس نے قصداً دیر لگائی یہ سوچ کر کہ صبا پہلی بار اپنے خونی رشتے سے باقاعدہ مل رہی ہے تو جی بھر کر باتیں کرلے پھر وہ اس خیال سے بھی خائف تھی کہ جلال احمد صبا کو محسن کے

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM
READING Section

بارے میں بھی بتائیں گے تو فوراً وہ صبا سے نظریں نہیں ملا پائے گی۔ اس لیے خاصی تاخیر سے وہ چائے کے ساتھ جلال احمد کے کمرے میں آئی تو تکلیف دہ باتوں کے بعد اب ماحول کافی سازگار تھا۔ صبا جلال احمد کو واک کے ساتھ ہلکی پھلکی ایکسرسائز کا مشورہ دے رہی تھی۔

''اور تایا ابو آپ کو اپنی ڈائٹ کا بھی خیال رکھنا چاہیے۔'' صبا کی آخری بات پر وہ ہنس کر کہنے لگے۔

''بیٹا! میرے گھر میں ایک نہیں دو ڈاکٹر موجود ہیں اور ان سے بہتر میری ڈائٹ کا خیال اور کون کرسکتا ہے۔''

''یہ تو ہے۔'' صبا نے تائید کی تو وہ ٹرالی اس کے سامنے دھکیل کر بولی۔

''ابھی تو تم تایا ابو کو یہ سب کھلاؤ اور خود بھی کھاؤ۔''

''تم کہاں جارہی ہو؟'' صبا نے اس کا ارادہ بھانپ کر فوراً پوچھا تو وہ جلال احمد کو دیکھ کر بولی۔

''تایا ابو! بس امی کے ہاں چلی جاؤں ناں۔''

''ہاں تایا ابو! امی بہت یاد کررہی ہیں اسے۔'' صبا بھی بول پڑی تو جلال احمد نے اس خیال سے اجازت دے دی کہ اس کا دھیان بٹ جائے گا۔

پھر اس نے یہ سوچ کر کہ جانے اسے کتنے دن امی کے ہاں رہنا پڑے اپنی ضرورت کی کافی چیزیں دو بیگوں میں بھرلی تھیں۔ اس کے بعد تانیہ کے کمرے میں جھانک کر دیکھا وہ بیڈ پر نیم دراز ٹی وی دیکھ رہی تھی' دروازہ کھلنے کی آواز پر نظروں کا زاویہ بدل کر اسے دیکھنے لگی۔

''میں جارہی ہوں تانیہ بھابی! مجھے افسوس ہے کہ میری وجہ سے......''

''بس جو ہوگیا سو ہوگیا۔'' تانیہ اس کی بات پوری ہونے سے پہلے بول پڑی۔ ''ہاں اگر تمہیں میری کوئی بات بُری لگی ہو تو......''

''نہیں بھابی! مجھے آپ کی کوئی بات بری نہیں لگی' اللہ حافظ۔'' وہ جلدی سے دروازہ کھینچ کر باہر نکل آئی۔ اب اسے صبا کا سامنا تھا جس نے اس کے بیٹھتے ہی گاڑی آگے بڑھا دی تھی۔

''امی تمہارے گھر ہیں؟'' اس نے بات کرنے کی غرض سے پوچھا۔

''نہیں اپنے گھر۔'' صبا کا چہرہ اور لہجہ بھی بے تاثر تھا۔

''پھر تو ہم وہیں جائیں گے۔''

''ہاں ظاہر ہے میں اس قابل کہاں کہ تم مجھے میزبانی کا شرف بخش سکو۔'' صبا کا طنز محسوس کرکے وہ جز بز ہوئی پھر خود ہی کہنے لگی۔

''اصل میں صبا تم خود ایک بڑے سانحہ سے گزری ہو اس لیے میں محسن کا بتا کر تمہیں مزید پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی پھر امی کو تو بالکل پتا نہیں چلنا چاہیے۔'' آخر میں اس کے لہجے میں عاجزی سمٹ آئی تھی' صبا نے گردن موڑ کر اسے دیکھا اور مزید ناراضگی کا ارادہ ترک کردیا۔

''کیا کہو گی امی سے؟''

''تم بتاؤ۔'' اس کی بے بسی پر صبا کو بے پناہ ترس آیا' گود میں رکھے اس کے ہاتھوں پر اپنا ہاتھ رکھ کر بولی۔

''کہہ دینا محسن باہر گیا ہے۔''

''دعا کرو صبا! مونی جہاں بھی ہو خیریت سے ہو اور جلدی واپس آجائے۔'' وہ آزردگی میں گھر گئی۔

''ان شاء اللہ آجائے گا اور تم دیکھو امی کے سامنے رونا دھونا نہیں وہ پریشان ہوجائیں گی۔'' صبا نے گاڑی پارک کرکے اسے دیکھا پھر کہنے لگی۔ ''مجھے تم سے بہت ساری باتیں کرنی ہیں لیکن یہاں امی کے سامنے نہیں ہوسکیں گی میں پھر آؤں گی تو ہم کہیں باہر چلیں گے' ٹھیک۔''

''ابھی تم امی سے نہیں ملو گی؟''

''ملوں گی لیکن زیادہ دیر نہیں رکوں گی' چلو۔'' صبا نے کہہ کر اپنی طرف کا دروازہ کھولا تو وہ بھی اتر گئی۔ پھر دونوں ایک ایک بیگ اٹھا کر چل پڑیں۔ سیڑھیاں چڑھتے ہوئے وہ خود پر کافی قابو پاچکی تھی پھر بھی امی کے گلے لگتے ہی اس کی پلکیں بھیگ گئی تھیں۔

''بس اب ماں بیٹی اموشنل ہونے کی کوشش نہ کریں۔'' صبا نے بروقت ماحول کو ڈرامائی شکل دے دی تھی۔ باقاعدہ فلمی ڈائیلاگ بولنا شروع کردیئے تو اسے گھورتے گھورتے ثریا ہنس پڑی تھی۔

(جاری ہے)

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY